حَدِیْر نام کا مطلب اور حدیر نام رکھنا کیسا؟

مجیب: ابوحفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2497

تاریخ اجراء: 13 شعبان المعظم 1445ھ / 24 فروری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

"حَدِیْر" کا مطلب کیا ہے؟ اور یہ نام رکھنا جائز ہے؟ اور کیا یہ کسی صحابی کا نام ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

لفظِ "حَدِیْر" (حا پر زَبَر اور دال کے نیچے زیر) حَدَرَ یَحْدُرُ سے مشتق، صفتِ مشبّہ کا صیغہ ہے اور اس کا مطلب ہے: "مضبوط وخوش خِلقت شخص"، اور یہ اچھے معنی پر مشتمل ہے لہذا یہ نام رکھنا شرعاً درست ہے کہ حدیث پاک میں اچھے نام رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تلاش و جستجو کے باوجود ہمیں اس نام کے کوئی صحابی نہیں ملے۔ البتہ جمہور علماء کے نزدیک کتبِ اسلامیہ میں دو ایسے صحابہ کرام کا تذکرہ ملتا ہے کہ جن کا نام "حُدَیْر" ہے (جس میں حا پر پیش اور دال پر زَبَر ہے) لہذا اُن صحابہ کرام کی نسبت سے "حُدَیْر" نام رکھا جاسکتا ہے بلکہ یہ نام رکھنا مستحب ہے؛ کیونکہ یہ نام صحابہ کرام سے ثابت ہے اور احادیث طیبات میں اچھے لوگوں کے ناموں پر نام رکھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، اس میں امید ہے کہ نیک لوگوں کی برکتیں بچے کے شامل حال ہوں۔

لفظِ "حُدَیْر" کے معنی سے متعلق وضاحت یہ ہے کہ یہ "حَادِرٌ" کی تصغیر ہے اور "حَادِرٌ" کا معنی ہے: مضبوط اور خوش خِلقت شخص، تو اس اعتبار سے "حُدَیْر" کا معنی بنے گا: "کم مضبوط و کم خوش خِلقت شخص"۔

تاج العروس من جواھر القاموس میں "حدر" مادہ کے تحت لکھا ہے: "(و) الحدر (اجتماع خلق) من الغلظ، یقال: فتی حادر، أي غلیظ مجتمع ... (فِعْلُه کنَصَرَ و کَرُمَ)" ترجمہ: "حدر" کا ایک معنی ہے: مضبوط اور اچھی خلقت والا ہونا۔ کہا جاتا ہے: فَتًی حادِرٌ یعنی مضبوط اور اچھی خلقت والا نوجوان۔ اس کا فعل "نَصَرَ یَنْصُرُ" اور "کَرُمَ یَکْرُمُ" کی طرح آتا ہے۔ (تاج العروس من جواھر القاموس، جلد 10، صفحہ 556، ناشر: وزارۃ الإرشاد والأنباء، الکویت)

جامع الدروس العربیۃ میں ہے:"قد تُبنى الصفةُ المشبَّهةُ من باب "فعَلَ" المفتوحِ العينِ...، فتجيءُ على وزن "أفعلَ"...، وعلى "فيْعِل". بكسر العين،...، وعلى "فَيْعَلٍ" بفتح العين،... وعلى "فَعيل" بكسر العين... كحريصٍ وطويلٍ "ترجمہ: کبھی صفتِ مشبہ کا صیغہ بابِ فَعَل (عین پر زَبر کے ساتھ) سے بھی بنایا جاتا ہے، اور اس وقت یہ اَفْعَل، فَیْعِل، فَیْعَل اور فَعِیْل کے وزن پر آتا ہے جیسے حریص (حرص یحرص سے ہے)، طویل (یہ طال یطول سے ہے)۔(جامع الدروس العربیۃ، جلد1، صفحہ190، المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

حدیث پاک میں اچھے نام رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ حدیث پاک میں ہے:"قال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم: "إنّكم تُدعَوْنَ يومَ القيامَةِ بِاسمائِكُم وأسماءِ آبائكُم، فاحسِنُوا أسماءكم "ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم قیامت کے دن اپنے اور اپنے والد کے نام سے پکارے جاؤ گے، لہذا اپنے اچھے نام رکھو!۔(سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب في تغيير الأسماء، جلد7، صفحة 303، دار الرسالة العالمية)

معرفۃ الصحابۃ لابن مندہ (صفحۃ436)، معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم (2 / 893) اور اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ (465/1، دار الفکر، بیروت) اور مرآۃ الزمان فی تواریخ الاعیان میں ہے: واللفظ للآخِر "حُدَيْر: رجل من الصحابة، ولم يُذكر له نسب... وفي الصحابة مَن اسمُه حُدير رجلان: أحدهما هذا وليس له رواية، والثاني حُدَير مولى بني سُلَيم...، له صحبةٌ وروايةٌ "ترجمہ: حُدَیْر: صحابہ میں سے ایک صحابی ہیں البتہ ان کا نسب نامہ معلوم نہیں۔ صحابہ میں دو افراد کا نام "حُدَیْر" ہے، ایک تو یہی ہیں لیکن ان سے کوئی روایت مروی نہیں ہے، اور دوسرے بنو سلیم کے آزاد کردہ غلام "حُدَیْر" ہیں، یہ صحابی بھی ہیں اور ان سے روایت بھی مروی ہے۔(مرآۃ الزمان فی تواریخ الأعیان، جلد5، صفحۃ 260، دار الرسالۃ العالمیۃ، دمشق، سوریا)

الاصابۃ فی تمییز الصحابہ میں ہے:"حدير: - مصغّر، أبو فوزة... السلمي... مختلف في صحبته. ذكره جماعة في الصحابة، وذكره ابن حبّان في التابعين. "ترجمہ:"حدیر" - تصغیر شدہ لفظ ہے - یہ ابو فوزہ سلمی ہیں - ان کی صحابیت میں اختلاف ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور علامہ ابنِ حبان رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں تابعین میں شمار کیا ہے۔(الإصابة في تمييز الصحابة، جلد2، صفحة 37، دار الكتب العلمية، بيروت)

المقتضب للامام مبرد میں ہے: "هٰذَا بَابُ مَا كَانَ مِنَ الْمُذَكَّرِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ: اعْلَمْ أَنَّ تَصْغِيرَهُ عَلَى مِثَالِ فُعَيْلٍ "ترجمہ: یہ باب تین لفظوں پر مشتمل لفظِ مذکر (کی تصغیر) کے بارے میں ہے، جان لو کہ اس کی تصغیر "فُعَيْلٌ" کی طرح آتی ہے۔ (المقتضب للامام مبرد، جلد2، صفحة 237، عالم الکتب، بیروت)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 911ھ) "همع الهوامع شرح جمع الجوامع" میں لکھتے ہیں: "من التصغير نوع يسمى تصغير الترخيم وذلك بحذف الزوائد مع إعطاء ما يليق به من فعيل أو فعيعل ... كحارث وأسود ... حُرَيْث وسُوَيْد "ترجمہ: تصغیر کی ایک قسم "تصغیر الترخیم" ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ لفظ میں موجود حروفِ زائدہ کو حذف کر کے اسے اسی وزن پر لایا جاتا ہے جو اس کے لائق ہے یعنی فعیل یا فعیعل کے وزن پر، مثلاً: حارِث کی تصغیر حُرَیْث اور اَسْوَد کی سُوَیْد ہو گی۔ (همع الهوامع فی شرح جمع الجوامع، جلد3، صفحة 392، المکتبة التوفیقیة، مصر)

احادیث میں اچھے لوگوں کے ناموں پر نام رکھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، مسند الفردوس میں حدیث پاک ہے: "تسمّوا بخيار كم "ترجمہ: اپنے اچھے لوگوں کے ناموں پر نام رکھو۔ (مسند الفردوس، جلد2، صفحہ 58، دار الکتب العلمیة، بیروت)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دس بیٹوں کے نام انبیاء کے نام پر رکھے اور اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "فعلت ذلك تبر كابهم "ترجمہ: میں نے ان سے برکت حاصل کرنے کے لیے ایسا کیا ہے۔ (النجم الوهاج فی شرح المنهاج للامام الدمیری، جلد9، صفحة 530، دار المنهاج، جدة)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "حدیث سے ثابت کہ محبوبانِ خدا انبیاء و اولیاء علیہم الصلوۃ والثناء کے اسمائے طیبہ پر نام رکھنا مستحب ہے جبکہ ان کے مخصوصات سے نہ ہو۔" (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ 685، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے: "بچہ کا اچھا نام رکھا جائے۔ ہندوستان میں بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں جن کے کچھ معنی نہیں یا اُن کے برے معنی ہیں ایسے ناموں سے احتراز کریں۔ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگانِ دِین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے امید ہے کہ اُن کی برکت بچہ کے شامل حال ہو۔" (بہارِ شریعت، جلد3، حصہ 15، صفحہ 356، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم